سوال : السلام علیکم میرا سوال یہ ہے کہ قبر کو اونچی بنانا اسلام میں جائز نہیں ہے ۔ اور اگر اسلامی مملکت میں ایسے گنبد وغیرہ ہے تو اُسے گرا دینا ہے ۔ آپ صلی علیہ وسلم نے حضرت علی کو اس کام کے متعلق حکم دیا تھا ۔ اور حضرت علی نے بھی اپنے دور خلافت میں کسی کو اس کام کے ل

جواب : کچھ اہرام تو ایسے ہیں جو فتح مصر کے وقت پوشیدہ تھے اور بعد میں دریافت ہوئے ہیں اور البتہ کچھ اس وقت بھی موجود تھے لیکن مسلمانوں کے پاس ان کو توڑنے کے وسائل نہیں تھے لہذا وہ اس کے مکلف بھی نہ تھے ۔ علاوہ ازیں ان اہرام کی کوئی عبادت یا تعظیم نہ ہوتی تھی ۔ شیخ صالح المنجد ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں :

سوال؛ کیا اسلام میں بت شکنی واجب ہے ، اگرچہ وہ انسانی اور ترقی کے آثار ہی ہوں ؟ اور جب صحابہ کرام نے ملکوں کو فتح کیا تو انہوں نے وہاں بت اور مجسمے دیکھنے کے باوجود کیوں نہ توڑے ؟

الحمد للہ :

شرعی دلائل سے بتوں کے انہدام کا ثبوت ملتا ہے جس میں چند ایک دلائل کا ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے :

1 امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے ابوالھیاج اسدی رحمہ اللہ تعالی سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا :

کیا میں تجھے اس کام کے لئے نہ بھیجوں جس کے لئے مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا : کہ " تم جو مجسمہ بھی دیکھو اسے مٹا ڈالو، اور جو قبر بھی اونچی دیکھو اسے (زمین کے) برابر کردو صحیح مسلم (969).

2- امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے ہی عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا : اللہ تعالی نے آپ کو کس چیز کے ساتھ مبعوث کیا ہے ؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(مجھے صلہ رحمی کرنے اور بت توڑنے ، اور اللہ تعالی کی وحدانیت بیان کرنے اور اس کے ساتھ کوئی بھی شریک نہ ٹھرائے کی دعوت دینے کے لئے بھیجا گیا ہے) صحیح مسلم حدیث نمبر (832).

اور اگر اللہ تعالی کے علاوہ ان بتوں کی عبادت کی جاتی ہو تو پھر ان کا توڑنا اور زیادہ متاکد اور ضروری ہوجاتا ہے

3- امام بخاری اور مسلم رحمہما اللہ تعالی نے جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث بیان کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا :

(اے جریر کیا تم مجھے ذی الخلصہ سے راحت اور آرام نہیں پہنچاتے ، ذی الخلصہ خثعم قبیلہ کا ایک گھر تھا جسے یمنی کعبہ کہا جاتا تھا ، تو وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سو پچاس گھڑ سوار لے کر گیا اور میں گھوڑے پر نہیں بیٹھ سکتا تھا تو میں نے اس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے میں ہاتھ مارا اور کہنے لگے : اے اللہ اسے گھوڑے پر ثابت کر اور اسے ہدایت کی راہنمائی کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے

وہ بیان کرتے ہیں کہ میں گیا اور اسے آگ سے جلا دیا ، پھر جریر رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک شخص جس کی کنیت ابوارطاۃ تھی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشخبری دینے کے لئے روانہ کیا تو وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ میں آپ کے پاس اس وقت آیا ہوں جب ہم نے اسے ایک خارش زدہ اونٹ کی طرح کرکے چھوڑا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ باران گھوڑوں اور سواروں کے لئے برکت کی دعا فرمائی) صحیح بخاری حدیث نمبر (3020) صحیح مسلم حدیث نمبر (2476).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اس حدیث میں ہر اس چیز کو جو انسان کو فتنے میں ڈالے چاہے وہ انسان ہو یا حیوان یا پھر عمارت یا کوئی جمادات وغیرہ میں سے اسے ختم اور زائل کرنے کی مشروعیت پائی جاتی ہے اھ .

4- اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ کو ایک لشکر دے کر عزی کا بت منہدم کرنے کے لئے روانہ کیا .

5- اور سعد بن زرارہ رضی اللہ تعالی عنہ کو مجاہدین کی ایک جماعت دے کر مناۃ کا بت گرانے کے لئے روانہ کیا

6- اور عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ ایک لشکر دے کر سواع کا بت گرانے کی مہم پر روانہ فرمایا ، اور یہ سب کچھ فتح مکہ کے بعد کیا

دیکھیں : البدایۃ والنھایۃ (4/712-776، 5/83) اور السیرۃ النبویۃ تالیف ڈاکٹر علی الصلابی (2/1186) .

امام نووی رحمہ اللہ تعالی مسلم کی شرح میں تصویر کے مسئلہ میں کلام کرتے ہوئے کہتے ہیں :

اور علماء کرام اس پر مجتمع ہیں کہ جس کا سایہ ہو اس کی تصویر منع ہے اور اس کا بدلنا واجب ہے اھ

اور تصاویر میں جس کا سایہ ہوتا ہے وہ مجسم تصاویر جس طرح کہ یہ مجسمے اور بت ہیں .

اور جو یہ بات کی جاتی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنھم نے مفتوحہ علاقوں میں بت چھوڑ دئے تھے ، تو یہ سب وہمی اور گمان کی باتیں ہیں ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کبھی بھی ان بتوں اور مجسموں کو چھوڑنے والے نہیں تھے ، اور خاص کر جب اس دور میں ان کی عبادت کی جاتی تھی

اور اگر یہ کہا جائے کہ بت اور مجسمے تو بہت پرانے ہیں جو کہ فرعونوں اور فنیقیوں وغیرہ کے مجسمے ہیں تو صحابہ کرام نے انہیں کیسے چھوڑ دیا ؟

اس کا جواب یہ ہے : یہ بت تین وجوہات سے خارج نہیں ہوسکتے :

اول :

یہ بت کسی دور دراز جگہ میں ہوں جہاں صحابہ کرام پہنچے ہی نہیں ، صحابہ کرام کا مصر کو فتح کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ وہ مصر کے ہر علاقے میں پہنچے تھے

دوم :

یہ بت ظاہر نہ ہوں ، بلکہ فراعنہ وغیرہ کے گھروں میں ہوں ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہ تھا کہ جب ظالموں اور عذاب کردہ علاقوں سے گزرتے تو تیزی سے گزر جاتے بلکہ ان جگھوں میں داخل ہونے کی ممانعت آئی ہے

صحیحین میں حدیث ہے کہ : نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" ان عذاب کردہ لوگوں (کے علاقہ میں نہ جاؤ لیکن روتے ہوئے ، خدشہ ہے کہ تمہیں بھی وہی نہ پہنچ جائے جو انہیں پہنچا تھا "

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اس وقت فرمایا تھا جب ثمودیوں کے علاقہ مدائن صالح میں اصحاب حجر کے پاس سے گزر رہے تھے

اور صحیحین ہی کی ایک روایت میں ہے کہ :

" اگر تم رونے والے نہیں تو پھر اس علاقے میں نہ داخل ہو ، اس خدشہ کے پیش نظر کہ کہیں تمہیں بھی وہی نہ پہنچ جائے جو انہیں پہنچا تھا "

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے متعلق ہمارا گمان ہے کہ اگر انہوں نے کوئی عبادت گاہ یا ان کا کوئی گھر دیکھا ہو تو وہاں داخل ہی نہیں ہوئے ، اور اس میں جو کچھ تھا اسے دیکھا تک نہیں

اہرام اور اس میں جو کچھ ہے اس کے متعلق جو اشکال پیدا ہوتا ہے اس بنا پر یہ اشکال زائل اور ختم ہو جاتا ہے ، اور اس کے ساتھ یہ بھی احتمال ہے کہ اس وقت اس کے دروازے اور اندر داخل ہونے کی راستے ریت میں مدفون ہوں اور نظر ہی نہ آتے ہوں

سوم :

آج جو بت ظاہر ہیں ان میں سے اکثر ریت میں مدفوں یا پھر یہ پھر یہ حال ہی میں ملیں ہوں ، یا کسی دور دراز مقام سے لائے گئے ہوں جہاں صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہ نہ پہنچے ہوں

زرکلی سے ان اہراموں اور ابوالہول وغیرہ کے بارہ میں سوال کیا گیا کہ کیا انہیں مصر میں داخل ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنھم نے دیکھا تھا ؟

توانہوں نے کہا : ان کی اکثریت اور خاص کر ابوالہول ریت میں مدفون تھا

دیکھیں : شبہ الجزیرۃ العرب (1188/4).

پھر یہ بھی ہے کہ اگر فرض کرلیا جائے کہ یہ بت ریت میں دفن نہیں تھے، توپھر اس کا ثبوت ہونا ضروری ہے کہ صحابہ کرام نے انہیں دیکھا تھااور وہ انہیں منہدم کرنے پر قادر تھے اور واقع اس بات کا شاہد ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہ ان میں سے بعض مجسموں کو منہدم کرنے سے عاجز تھے، اور ان میں بعض کو مندم کرنے میں بیس یوم صرف ہوئے، باوجود اس کے کہ صحابہ کرام کے دور میں یہ آلات اور مشینیں اوربارود اور دوسرے وسائل موجود نہیں تھے جنہیں اس کے انہدام میں استعمال کیا گیا اور بیس یوم صرف ہوئے

اس کی دلیل یہ ہے کہ ابن خلدون نے مقدمہ میں ذکر کیا ہے کہ :

خلیفہ الرشید نے کسری کا ایوان مندم کرنے کا عزم کیا اور اس کا کام شروع کرنے کے لئے لوگ تیار کئے اور کلہاڑیاں تیار کیں اور اسے آگ سے سرخ کیا اور اس پر سرکہ بہایا حتی کہ وہ اس سے عاجز آگیا، اور خلیفہ مامون نے اہرام مصر منہدم کرنے کا ارادہ کیا اور اس کی تیاری بھی کرلی لیکن وہ ایسا نہ کرسک دیکھیں : المقدمۃ لابن خلدون صفحہ (383)

اور یہ تعلیل پش کرنی کہ یہ مجسمے انسانی ورثہ میں سے ہیں، یہ ایسی کلام ہے جس کی طرف دھیان نہیں دیا جاسکتا، کیونکہ لات اور عزی اور ہبل ومناۃ وغیرہ دوسرے بت قریش اور جزیرہ وغیرہ جوان کی عبادت کرتے تھے ان کا ورثہ تھا

یہ ہے توورثہ لیکن محرم ورثہ ہے جس کا زائل اور ختم کرنا واجب ہے، اور جب اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم آجائے تو مومن آدمی اس کی پیروی اور اتباع کرنے میں جلدی کرتا ہے، اور اس طرح کی بے ہودہ دلیلوں سے اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم رد نہیں کیا جاسکتا

فرمان باری تعالی ہے :

{ ایمان والوں کا قول تو یہ ہے کہ جب انہیں اس لئے بلایا جاتا ہے کہ اللہ تعالی اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان میں فیصلہ کردے تو وہ کہتے ہیں ہم نے سنا اور اطاعت کی اور مان لیا یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں } النور (51).

ہم اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ سب مسلمانوں کو ایسے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے جنہیں وہ پسند کرتا اور جن سے راضی ہوتا ہے

واللہ اعلم.